www.KitaboSunnat.com

محمد مسعود عبدہ

تبصرہ کتب

نام کتاب "الصحیفہ الصحیحہ" موسوم بہ صحیفہ ھمام بن منبہ"

مؤلفہ : حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

زمانہ تالیف : ۵۸ھ

دریافت و اشاعت مع دیباچہ اور حواشی مشہور محقق و متبحر عالم عصر ڈاکٹر محمد حمید اللہ،

ناشر و طابع ثانی مع اضافی دیباچہ غلام احمد حریری' ملک سنز کارخانہ بازار۔ فیصل آباد

تبصرہ سے پہلے

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ۵۸ھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر محدث نے اپنے ہم وطن شاگرد "ھمام بن منبہ" کے لیے الصحیفۃ الصحیحہ موسوم بہ "صحیفہ ھمام بن منبہ" مختصر کتاب تالیف فرمائی۔ جس سے متعارف ہونے کے بعد میرا فوری رد عمل یہ تھا کہ سب سے پہلے میرے دل و دماغ اقبال مرحوم کے دو شعر گونجے۔

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
دنیا کے آئین مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی ' کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن حکیم کے بعد اسلامی دستور حیات کا دوسرا مصدر ماخذ ہیں ۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن مجید کے عند اللہ مفہوم کو سمجھنے کے لیے جز و لاینفک ہیں۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہماری دنیا اور آخرت کی خیر و فلاح کی اساس ہیں۔ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ گراں قدر سرمایہ جسے بڑی مشقتیں اور مصیبتیں جھیل کر صحابہ کرام نے ہمارے سپرد کیا تھا۔ ان احادیث پر مشتمل مختصر مجموعہ صحیفہ ھمام بن منبہ غیر مسلم ملک جرمنی کی "برلن لائبریری" سے دریافت ہوا۔

جو ہمارے لیے اسلاف کی سونپی ہوئی اس عظیم امانت کی حفاظت میں انتہائی شرمناک حد تک تساہل برتنے پر تازیانہ عبرت ہے اور اللہ عز و جل کی عظمت و قدرت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظہر بھی۔ وہ اپنے دین اسلام کے ماخذ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی حفاظت غیر مسلموں سے [illegible] کروا سکتا ہے۔

اہمیت و عظمت

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل اس مختصر سی کتاب کی اہمیت و عظمت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس کے مولف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنہیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر اور حضر میں رفاقت نصیب ہوئی۔ مسجد نبوی میں اصحاب صفہ جن کا مسکن ٹھہرا۔ کثرت مرویات میں جن کو تمام صحابہ کرامؓ پر برتری حاصل ہوئی آپ ۵۳۷۴ احادیث کے مروی ہیں۔ صرف صحیح بخاری میں ان کی روایت کردہ احادیث کی تعداد چار سو چھیالیس (۴۴۶) ہے۔

ھمام بن منبہ انہیں کے تلامذہ میں سے تھے۔ انہوں نے بھی ابو ھریرہ رضی اللہ' معاویہ رضی اللہ عنہ 'ابن عباس 'ابن عمر اور زبیر رضی اللہ عنہم سے کافی حدیثیں روایت کی ہیں۔

ابن حبان نے بھی ان کا تذکرہ اپنی "کتاب الثقات" میں کیا ہے۔

انہوں نے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک سو چالیس حدیثیں روایت کیں' جو سب ایک ہی سند سے مروی ہیں۔

عہد رسالت میں تدوین حدیث کا ایک دستاویزی ثبوت

عہد حاضر میں ایک گروہ بڑی شد و مد کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ احادیث کی تدوین و تحفظ کا سلسلہ عہد رسالت میں سلسلہ ہی مفقود تھا۔ اس کا آغاز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیسری اور چوتھی صدی میں ہوا ہے۔ یہ کتاب ان کی اس فکری گمراہی کو فنا کا پیغام دیتے ہوئے اس حقیقت کا دستاویزی ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ہی احادیث کی تدوین کا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب صحیفہ ھمام بن منبہؒ میں شامل ہر حدیث نہ صرف صحاح ستہ میں ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ملتی ہے بلکہ مماثل مفہوم دوسرے صحابہ سے بھی ان کتابوں میں تقابلی جائزہ سے ملتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد حریری مرحوم کا اضافی دیباچہ

اس عظیم کتاب صحیفہ ہمام بن منبہؒ کی دوسری اشاعت میں مرحوم غلام احمد حریری کا بہت ہی عالمانہ تبصرہ شامل ہے۔ منکرین حدیث کے لیے اس صحیفہ کو اصلاح فکر کا شفا بخش پیغام قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی اس گراں قدر دریافت کو خراج تحسین پیش کیا ہے لیکن موصوف کے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اظہار کردہ اس خیال پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "موصوف کا یہ کہنا کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو بحیثیت فقیہہ اعلیٰ مقام حاصل نہیں تھا"۔

مرحوم غلام احمد حریری نے ان کے اس خیال پر انتہائی عالمانہ تنقید کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بحیثیت فقیہہ دوسرے صحابہ کرام سے کسی طرح درجہ کم نہ تھا۔

محترم ڈاکٹر حمید اللہ کا دیباچہ اور حواشی

محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اصل صحیفہ ہمام بن منبہؒ کے آغاز سے پہلے جن حقائق پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے وہ انتہائی مدلّل اور انتہائی واضح ہے' انہوں نے اپنے دیباچہ کا آغاز عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدوین و حفاظت حدیث کے بارے میں ٹھوس ثبوت مہیا کئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے علمی اور سیاسی عوامل کی معلومات بھی فراہم کی ہیں۔ مثلاً"

عہد نبوی میں تعلیمی سیاست کیسی تھی؟

صُفّہ کی درس کا تعارف

پڑھنے لکھنے کی عام ترویج کا انتظام کیسا تھا؟

تدوین حدیث میں کون کون سی شخصیتیں سرگرم عمل تھیں؟

عہد نبوی میں سرکاری طور پہ لکھی حدیثیں کن کن شعبوں سے متعلق تھیں ؟

مزید برآں اس میں آپ نے مملکت مدینہ کا تحریری دستور' مردم شماری کے ریکارڈ اور دوسرے ممالک کے بادشاہوں کو بھیجے ہوئے فرامین مبارک کی تفصیلات مہیا کی ہیں۔

پھر اس کتاب صحیفہ ہمام بن منبہؒ کے متن کو عربی کے ساتھ اردو ترجمہ میں بھی زینت تحریر کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً" اس بیسویں صدی میں جب کہ علم احادیث کو لوگوں تک پہنچنے سے روکنے کی بڑی سازشیں ہو رہی ہیں ہمیں اس کتاب کو خریدنا اور پڑھنا چاہیے۔

کتابت و طباعت

لیکن اس کتاب کی علمی افادیت، اہمیت اور عظمت کے باوجود اس کی کتابت اور طباعت سب کے سب اس بات کے غماز ہیں کہ ہم اپنے اسلاف کے عظیم ترورثوں کی حفاظت میں انتہائی مجرمانہ غفلت برتتے ہیں۔

اس کتاب کا سائز 30 + 20 ہے۔ سرورق بھی عام سا ہے۔

میرے خیال میں اس عظیم کتاب صحیفہ ہمام بن منبہ کا ایک ایک حرف احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ جان نثاری کا دعویٰ کرنے والوں سے فریاد کر رہا ہے کہ اس دور میں جب کہ ہر چیز کے ظاہر پر عوام کی نگاہ ہوتی ہے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی ایسا جاں نثار نہیں، جو مجھے میری شان کے مطابق سنوارے، اور پھر حدیث دشمنوں کے سامنے احسن انداز میں پیش کرے تاکہ وہ اس سے اپنے مبلغ علم میں اضافہ کریں اور فکری گمراہیوں سے نکل کر حق کو پاسکیں اور اللہ کے ہاں ثواب دارین کے مستحق ٹھہریں۔

والسلام

بقیہ : ترجمان القرآن

صفحہ ۵ سے آگے

پھر اس وقت جو عالم تھا۔ اس پر کتابیں بھی اتاریں۔ خیال رہے کہ ہر عالم (یعنی ہر دور) میں ایک عالم ہوتا ہے۔

ابن کثیرؒ اس آیت کا مفہوم پر توجہ مبذول کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ یہ امت (مسلمہ) ان (بنی اسرائیل) سے افضل ہے جس کی تصدیق اللہ جل شانہ کا یہ فرمان کرتا ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ ءَامَنَ
أَهْلُ الْكِتَٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ